Lesson 9. Al-Baqarah (Ayaat 60– 61): Day 37 سُوْرَةُ البَقَرَة کی تفسیر

مرکزی خیال: آزاد قومیں غلام کیوں / کیسے بنتی ہیں؟ بنی اسرائیل کی بات کرکے اللہ نے ہمیں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ پورے سبق سے ہمیں یہ باتیں سکھائی جارہی ہیں کہ جب اللہ کسی قوم کو ایک مقصدِ حیات دے اور وہ خوبیاں بھی دے جن کی اُن کو ضرورت ہو لیکن وہ وہ نافرمانی کرکے اللہ کو ناراض کردیتے ہیں۔ وہ دوسروں کے غلام بن جاتے ہیں اور پھر ظالم لوگ اُن پر حکمران بنادئے جاتے ہیں۔ ہم آج دیکھیں گے کہ کیسے بنی اسرائیل جو اپنے دور کا ایک خوبصورت گروہ تھا کیسے پسے ہوئے لوگوں کے ہاتھوں غلام بن گئے۔ اور اعلیٰ چیز کے بدلے حقیر / ادنیٰ چیز مانگنے کا نقصان کیا ہوتا ہے؟ اللہ نے ہمیں ایک زندگی گزارنے کا مقصد دیا ہے اور ہم کیسے چھوٹی چھوٹی چیزوں کے پیچھے لگ جاتے ہین۔ اور یہ کہ اللہ کی بانٹ انصاف پر مبنی ہے۔ سبق میں ذائقوں کے حریص نظر آتے ہیں۔

آج ہم غلام کیوں ہیں؟ آج دوسری اقوام ہم پر مسلّط کیوں ہیں؟ مسلمان ذلیل و خوار کیوں ہیں؟

آج اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ خود کو دیکھنا ہے۔ غور و فکر کرنا چاہیے۔

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۭ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۶۰﴾ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے (خدا سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی پتھر پر مارو۔ (انہوں نے لاٹھی ماری) تو پھر اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا۔ (ہم نے حکم دیا کہ) خدا کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو، مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا ﴿۶۰﴾

موسیٰؑ نے صحرا میں اللہ سے پانی مانگا۔ اللہ نے حکم دیا کہ عصا پتھر پر مارو۔ پتھر سے چشمے نکل آئے۔

یہاں سے ہمیں سبق ملتا ہے کہ اللہ جو حکم دے بس کر دیں۔ کوئی سوال جواب نہیں۔

جب سمعنا و اطاعنا کا جذبہ رہتا ہے تو اللہ غیب سے مدد کرتا ہے۔ یہ اُس دور کا معجزہ تھا۔

ہر گروہ نے اپنا گھاٹ (پانی پینے کی جگہ) پہچان لیا۔

یہاں ایک بات نوٹ کریں کہ شروع میں صرف واحد کا صیغہ استعمال ہوُا ہے۔ لیکن آگے جا کر کھاؤ اور پیؤ میں جمع کا صیغہ ہے۔ یعنی لیڈر کے ذریعے جو کام ہوُا اُس کا فائدہ ساری قوم کو ہوتا ہے۔

عصا صرف موسیٰؑ نے مارا۔ لیکن ملا سب کو۔

صرف چند لوگ کام کرینگے لیکن فائدہ ساری اُمّت کو ہو گا۔ اپنے آپ کو خیر خواہی کے لئے وقف کر دیں، انشاللہ ہمارا مستقبل بدل جائے گا۔ ابھی نہیں تو کبھی نہیں۔

اللہ سے دعا مانگیں کہ آپ کو قوم کی تقدیر بدلنے والوں میں شامل فرما لے۔ آپ سے اللہ نیکی اور بھلائی کے کام لے۔ آج کا عصا قلم / علم ہے۔ اپنے علم سے مزید شمعین روشن کر دیں۔

Quran breaks the hard hearts and heals the broken hearts

قران دُکھی اور ٹوٹے دل کو جوڑتا ہے۔ سخت دل اللہ کے حکم سے نرم ہو جاتے ہیں۔ اللہ کے آگے جھک جاتے ہیں۔ کچھ لوگ تھوڑے بگڑے ہوتے ہیں۔ ہلکے سے کام سے / تھوڑی سی ہدایت ملتی ہے تو زندگی سنور جاتی ہے۔ جیسے حضرت ابو بکرؓ؛

اور سخت دِل ٹوٹ کر پھر نئے سرے سے ایک نیا انسان سامنے آتا ہے۔ جیسے حضرت عمرؓ

یہاں پیغام ملتا ہے کہ دلوں کو نرم کر دیں۔ محبت سے سمجھائیں۔ ہدایت اللہ کی طرف سے ملے گی۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر۔ مردِ ناداں پر کلام نرم و نازک بے اثر

جذبات کی چاشنی سے اثر ہوتا ہے۔ قرآن دِل پر اثر کرتا ہے۔ ہمیں غور و فکر کرنا چاہئے۔ تدبر کریں۔

یہاں معجزے دیکھیں۔ زندگی صحرا کی طرح ہو لیکن موسیٰؑ کی زندگی سے سبق سیکھیں۔

عمل کے نقطے دیکھیں: اللہ سے مانگیں، چاہے دیکھنے میں کام ناممکن ہی لگے۔

حدیثؐ۔ آپؐ نے ابنِ عباسؓ سے فرمایا اے میرے بیٹے جب بھی مانگو ربّ سے ہی مانگو۔

عمل بھی کیا، اللہ نے حکم دیا مارو، تو بس کر دیا۔ کام کرنا پڑے گا۔ اجتماعی دعائیں مانگیں۔

لیڈر شپ دیکھیں۔ خیر خواہی کے جذبات پیدا کریں۔ (پاکستان کے حالات پر غور و فکر کریں)

اِصلاح کیسے کریں؟ مخلص لیڈرز کی ضرورت ہے۔

جیسا کے علامہ اقبال نے فرمایا، اے اُمّتِ مسلّمہ کی عورت اُٹھ قرآن پکڑ کے تیرے قرآن پڑھنے نے عمرؓ کا دل بدل دیا۔ (فارسی کا شعر)۔ پاکستان کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ پاکستان روشن مستقبل کا دروازہ ہے۔ ایک بہن نے بلاگ لکھا کہ مدینہ اور پاکستان کی ریاست میں کونسی باتیں مشترک ہیں؟

ہمیں قابل اور مخلص لوگوں / لیڈرز کی ضرورت ہے جو توکّل علی اللہ پر ایمان رکھتے ہوں۔ قوم کا درد ہو تو پھر ہی کامیابی ملتی ہے۔

موسیٰؑ کو اللہ پر یقین تھا۔ پوری قوم کے لئے مانگیں۔ نصیب جاگے گا۔ ہمیں دینی اور دنیاوی رہنما کی ضرورت ہے۔ ایسے قومی ہیروز جو قوم کو ساتھ لے کر چلیں۔

اَسباب کی ضرورت ہوتی ہے۔ بارش ہو سکتی تھی؟ چشموں کی ضرورت تھی۔ مستقل پانی کی ضرورت تھی۔ جس پر عصا مارا وہ چوکور پتھر تھا۔ بارہ قبیلوں کا گروہ تھا۔ سب آرگنائزڈ تھا۔ کچھ چشمے بڑے تھے کچھ چھوٹے۔ ہر قبیلے کے سائز کے لحاظ سے چشمے تھا۔ کھانا پینا پہلی ضرورت ہوتی ہے۔ پہلے لوگوں کی بنیادی ضرورت پوری کریں۔

اللہ نے حکم دیا کہ کھاؤ اور پیو۔ یعنی ملے گا اللہ ہی سے۔ اللہ کی نعمت کا شکر ادا کریں۔

ہمیں آزادی ملی لیکن کیا ہم نے اُس کی قدر کی؟ ہم تو اپنی قوم کو ابھی تک شرک سے نہیں بچا سکے۔

ہم نے تو اپنے لوگوں کو دعا کرنی بھی نہیں سکھائی۔

ہر قوم کو اپنی آزادی اور آزادی کا دن پیارا ہوتا ہے۔ ایک بہن نے بتایا کہ انہوں نے اپنی کام کرنے والی سے کہا آؤ دعا مانگ لیں تو اُس نے کہا کہ دعا تو دربار پر جا کر مانگتے ہیں۔

ہم نے اپنی قوم کی کیا رہنمائی کی ہے؟

ہم نے سڑکیں اور ہسپتال کیا بنانے تھے ہم تو اپنی نسل کو تعلیم نہیں دے سکے۔ اپنی قوم کی تربیت نہیں کر سکے۔

ہم تو اپنی قوم کو بت کے آگے بیٹھنے اور قبر کے سامنے بیٹھنے میں فرق نہیں بتا سکے۔

ہم پاکستان جیسی نعمت ملنے پر اللہ کا کیسے شکر ادا کریں؟ اللہ کی نعمتوں کی قدر کیسے ہو گی؟

ہم سب کی ذمّہ داری ہے کہ علم حاصل کریں اپنا مقصدِ حیات سمجھیں اور آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت کریں۔